السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کا خلافِ ترتیب قرآن پڑھنا تقدیم وتاخیر سے درست ہے یا نہیں؟ اور فرض نمازوں میں کبھی ایک مرتبہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثناء سورتوں سے متفرق رکوعات کا پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو آج کل پوری سورتیں نہ پڑھنا اور صرف درمیان سورۃ سے یا اول آخر سورۃ سے پڑھنا بدعت ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کا موجودہ ترتیب قرآنی کے خلاف تقدیم وتاخیر سے پڑھنا یا اثناء سورتوں سے متفرق رکوعات کا پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ ملاحظہ بخاری جلد اول صفحہ 106، 107

«باب الجمع بين السورتين في ركعة بالخواتيم وبسورة قبل سورة وبأول سورة»

یعنی امام بخاری نے باب باندھا ہے کہ وہ سورتیں ایک رکعت میں یا سورتوں کے اخیر کی آیتیں یا موجودہ ترتیب کے خلاف سورتوں کا پڑھنا یا سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

اب اس کے دلائل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جائزہ ملاحظہ ہو:

«عن انس رضي الله عنه كان رجل من الانصار كان يؤمهم في مسجد قباء الحديث»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قباء میں امامت کرواتا سورۃ فاتحہ کے بعد پہلے قل ہواللہ احد پڑھنا بعد کوئی سورۃ ملاتا۔ اس پر اس کی قوم ناراض ہوکر اسے کہنے لگی تم قل ہواللہ احد پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ایک اور سورۃ ملاتے ہو یہ ٹھیک نہیں۔ یا تو صرف قل ہواللہ احد پڑھا کرو یا قل ہواللہ احد پڑھنا چھوڑ دو۔ کوئی دوسری سورۃ پڑھا کرو۔ امام نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔ تمہاری مرضی ہو امامت کراؤں ورنہ چھوڑ دوں۔ قوم مجبور تھی کیونکہ ان میں افضل یہی تھا۔ جب اس قوم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو لوگوں نے اپنے امام کی حالت بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مقتدیوں کی بات کیوں نہیں سنتا اور تو نے ہر رکعت میں اس سورۃ کو اپنے اوپر کیوں لازم کر لیا ہے۔ جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سورۃ کو دوست رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری یہ دوستی تجھ کو جنت میں لیجائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

«حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال جاء رجل الى ابن مسعود فقال قرأت المفصل الليلة في ركعة فقال هذا كهذ الشعر عرفت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن فذكر عشرين سورة من المفصل سورتين في كل ركعة»

حدیث بیان کی آدم شعبہ سے۔ اس نے عمرو بن مرہ سے کہا۔ عمرو بن مرہ نے سنا میں نے ابا وائل سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پڑھنا تیرا جلدی جلدی مثل شعر گوئی کے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفصل کی دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور میں ان سورتوں کو جانتا ہوں۔

سورتوں کی تعیین ابوداؤد جلد اول ص 414 مجتبائی میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

«عن علقمة والاسود قالا اتى ابن مسعود رجل فقال اني اقرأ المفصل في ركعة فقال هذا كهذ الشعر نثرا كنثر الدقل لكن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ النظائر سورتين في ركعة والنجم والرحمان في ركعة واقتربت والحاقة في ركعة والطور والذريات في ركعة واذا وقعت والنون في ركعة وسأل سائل والنازعات في ركعة ووبل للمطففين وعبس في ركعة والمدثر والمزمل في ركعة وهل اتيك وولا اقسم يوم القيامة في ركعة وعم يتساءلون والمرسلات في ركعة والدخان واذا الشمس كورت في ركعة قال ابوداؤد وهذا في تاليف ابن مسعود رضي الله عنه»

یعنی علقمہ اور اسود فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ میں ایک رکعت میں مفصل پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مثل شعر گوئی کے ہے۔ اور مثل گرنے ردی سوکھی کھجوروں کے ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتیں مقدار میں برابر کی ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ سورۃ النجم ورحمن ایک رکعت میں۔ سورۃ اقتربت والحاقہ ایک رکعت میں۔ طور والذاریات ایک رکعت میں۔ واقعہ و نون ایک رکعت میں۔ سأل سائل والنازعات ایک رکعت میں۔ مطففین وعبس ایک رکعت میں۔ مدثر ومزمل ایک رکعت میں۔ وہل اتیک ولا اقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت میں۔ وعم یتساءلون ومرسلات ایک رکعت میں۔ دخان اور اذا الشمس ایک رکعت میں۔

کہا ابوداؤد نے یہ عبداللہ بن مسعود کے مصحف کی بنا پر ہے۔

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ دو سورتوں کا جمع کرنا ایک رکعت میں دوسرا یہ کہ موجود ترتیب قرآنی کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہوا کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح اپنے مصحف میں جمع کر دیا۔

نمبر2 کی دلیل یعنی نماز میں سورتوں کے اخیر پڑھنے کا ثبوت

«وقال قتادہ فیمن یقرأ سورۃ واحدۃ فی رکعتین او یردد سورۃ واحدۃ فی رکعتین کل کتاب اللہ عزوجل»

یعنی قتادہ نے کہا کہ جو شخص ایک سورۃ دو رکعتوں میں پڑھے یا ہر رکعت میں وہی سورت پڑھے (جائز ہے) کیونکہ ہر ایک سورۃ میں کتاب اللہ ہی کا پڑھنا ہے۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب ایک سورۃ کو دو رکعتوں میں آدھا آدھا کر کے پڑھے گا تو لامحالہ اخیر کی رکعت میں سورۃ کا اخیر ہوگا۔ جب ایک رکعت میں ایک سورۃ کا اخیر جائز ہوگا تو دونوں رکعتوں میں دو سورتوں کے اخیر کی آیتیں یعنی قرأت با الخواتیم کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس سورۃ میں بھی کتاب اللہ کا ہی پڑھنا ہوتا ہے جو عین مقصود شارع ہے۔ یعنی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔ نیز مسلم جلد اول ص 271 میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اخیر بقرہ کی دو آیتیں رات کو پڑھے گا۔ اس کو رات کی عبادت کے لیے کافی ہیں۔ یہ حدیث عام ہے۔ غیر نماز دونوں کو شامل ہے۔

نمبر3 کی دلیل یعنی موجودہ ترتیب کے خلاف تقدیم وتاخیر کرنا سورتوں کا نماز میں جائز ہے۔

«قرأ الاحنف بالکھف فی الاول وفی الثانیۃ بیوسف اویونس وذکر انہ صلی مع عمر الصبح بھما»

یعنی احنف بن قیس نے پہلی رکعتوں میں سورۃ کہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا یونس (شک راوی) پڑھی۔ اور ذکر کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح یعنی پہلی رکعت میں سورۃ کہف اور دوسری میں یوسف یا یونس پڑھی لہذا موجودہ ترتیب کے خلاف پڑھنا جائز ہوگیا۔

اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ترتیب نہ تھی اس لیے جائز تھی۔ اب جائز نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عدم جواز کی کیا دلیل ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ عدم جواز کی دلیل نہ تو قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ اگر قرآن وحدیث میں ترتیب عثمانی کے وجوب کی دلیل اللہ کی طرف سے ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف نہ کرتے۔ جیسا کہ مصحف ابن مسعود میں ہے۔ نہ اجماع سے عدم جواز ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ ترتیب عثمانی پر اجماع نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مصحف نہ ہوتا۔ حالانکہ اب تک ان کا مصحف موجود ہے۔ علاوہ اس کے تقدیم وتاخیر کی وجہ سے کتاب اللہ سے خارج نہیں ہوسکتا۔ جب کتاب اللہ ہے تو جائز ہے۔ یہی مقصود شارع ہے یعنی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔

نمبر4 کی دلیل یعنی رکعتوں میں سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا:

ن عبداللہ ابن السائب قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومنون فی الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وہارون او ذکر عیسیٰ اخذتہ سعلۃ فرکع وقرأ عمر فی الرکعۃ الاولی بمائۃ وعشرین من البقرۃ وفی الثانیۃ بسورۃ من المثانی وقرأ ابن مسعود بار بعین آیۃ من الانفال وفی الثانیۃ بسورۃ من المفصل۔»

یعنی عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ مومنون پڑھی جب آپ آیت ثم ارسلنا موسیٰ اخاہ ہارون یا آیت وجعلنا ابن مریم وامہ پر پہنچے تو آپ کو کھانسی شروع ہوگئی پس رکوع کیا۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری میں مفصل کی ایک سورۃ پڑھی۔ ان دونوں حدیثوں سے نماز میں اوائل سورتوں کا پڑھنا ثابت ہوگیا۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب پہلی رکعت میں اوائل سورتوں کا پڑھنا ثابت ہوگیا تو دوسری میں اختیار ہے خواہ بقیہ کو پڑھے یا کسی اور سورت کا پہلا حصہ پڑھے یا اخیر کا حصہ پڑھے۔ بہر صورت مقصود کتاب اللہ کا پڑھنا ہے جو مقصود شارع کا ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، قراءت کا بیان، ج2 ص142

محدث فتویٰ